السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

باغ فدک سے محرومی پر حضرت فاطمہ الزہرا تادم مرگ ناراض ہیں۔ غضبت حتی توفیت (بخاری شریف) فاطمة بضعة منی من اغضبها اغضبنی (بخاری) چنانچہ صغریٰ کبریٰ سے اللہ اوراس کے رسول کل ناراضی ثابت ہوئی۔ ایسے میں اصحاب ثلاثہؓ بہشتی اور مغفور کیونکہ قرار پائے۔ یا للعجب۔ نیز حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے شیخین کے حق میں کاذباً خائناً غادراً کہا ہے اور حضرت عمرؓ نے اس کا اعتراف بھی کرلیا تھا۔ (بخاری) لہذا آپ کے پاس کوئی صحیح جواب ہو تو تحریر کریں۔ (بشیر احمد غوری بنگلہ گرکیرہ ضلع ساہیوال)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اولا : یہ ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی ناراضی والی حدیث تو حضرت علیؓ کے بارے میں ہے۔ فاطمة بضعة منی فمن اغضبها فقدا غضبنی '' پھر آپ کے درج شدہ الفاظ صحیح نہیں ہے۔ ففضبت حتی توفیت کو فمن اغضبها فقدا غضبنی کے ساتھ ملا کر غضب کردیا۔ آخری الفاظ تو حضرت علی کے متعلق ہیں۔

کو (معاذاللہ) اس کا مصداق قرار دیا جو کہ سراسر ظلم ہے۔ پھر اس سے صغریٰ کبریٰ نکالتے ہوئے حضرت ابو بکر

ثانیا:بخاری شریف میں ففضبت حتی توفیت کے ساتھ دوسری الفاظ بھی ہیں جو یہ ہیں

عن عائشةفقالَ لَهما أبُو بكرٍ : سَمِعتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم يَقُولُ : «لا نُورَثُ ، ما تَرَكْنا صَدَقَةٌ، إنَّما يأكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هذا المَالِ» قالَ أبُو بكرٍ : وَاللَّهِ لا أدَعُ أمرًا رَأيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم يَصنَعُهُ فِيهِ إلَّا صَنَعْتُهُ، قَالَ : فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى مَاتَتْ

اس روایت میں حضرت ابو بکرؓ کی معذرت اوراس کی دلیل جس کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دوبارہ مطالبہ نہ کرنا صاف طور پر ذکر ہے اور فہجرت کا معنی یہ ہے کہ پھر جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جناب ابو بکر '' سے فدک کے مطالبہ کےلیے ملاقات نہیں کی اور پھر چھ ماہ کے بعد اپنے اباجی ﷺ کو جاملیں۔ اور بخاری کی دوسری حدیث میں وجدت کا لفظ بھی آیا ہے جس کا معنی ندمت اور حزنت ہے، اس لیے اب معنی یوں ہوگا کہ جناب صدیق سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب معقول جواب سنا تو اسے دعوے پر نام ہوئی۔ اور غضب کا معنی یہ بھی ہوسکتا ہے، انہیں اپنے آپ پر غصہ آیا۔

ثالثاً : اغضاب اور غضب میں نمایاں فرق ہے۔ اغضاب کا معنی بلاوجہ ناراض کرنا ہوتا ہے لیکن حضرت ابو بکر کا یہ تو حدیث لا نورث ماترکنا فہو صدقۃ کی وجہ سے اپنی مجبوری کا اظہار فرمارہے ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق راست فیصلہ وما آتاکم الرسول فخذوہ کے عین مطابق تھا۔

بجرم عشق تو میکشند و غوغائیست!

تو نیز سربام آکہ خوش تماشائیست

رابعاً : حضرت فاطمہؓ کی یہ ناراضی اور رنجیدگی محض غلط فہمی کی بنا پر تھی اور اہل اللہ کی ایسی رنجیدگی جس کی بنیاد غلط فہمی پر ہو اس سے کوئی نتیجہ نکالنا صحیح نہیں ہوتا ورنہ حضرت ہارون بھی ناراض ہوگئے تھے تو کیا نبی پر حضرت موسیٰ حضرت ہارون مغضوب علیہ قرار پائیں گے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔

خامساً : حضرت فاطمہؓ اور حضرت صدیق کی صلح ہوگئی تھی، جیسا کہ امام بیہقی نے نقل کیا ہے۔

((روی البیهقی من طریق الشعبی ان ابا بکر عاد فاطمة فقال لها علی هذا ابو بکر یستأذن علیک قالت اتحب ان اذن له قال نعم فاذنت فدخل علیها فترضها فرضیت))

!...... حضرت ابو بکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کی راضی کرلیا اور وہ راضی ہوگئیں

علاوہ ازیں حضرت ابو بکر صدیق نے بقول شیعہ مصنف کے باغ فدک حضرت فاطمہؓ کو دے دیا تھا۔ ملاحظہ ہو اصول کافی ص 355 اور شیخ ابن مطہر حلی نے بھی منہاج الکرامۃ میں اعتراف کیا ہے۔

.ما وعظت فاطمة ابا بکر فی فدک کتب لها کتاب وردها علیها

درمجان اسالمین میں ہے:

فقانت واللہ لافعلن فقال واللہ لافعلن فقالت اللھم اشھد فرضبت بذالک واخذت العھد علیہ.

ہوا ہے مدعی کا میرے حق میں فیصلہ سچا

زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعان کا

حضرت ابوبکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو فدک کی تحریر لکھ دی ملاحظہ ہو جلاء العیون ص 151۔ اردو۔ اوراصولی کافی ص 355 وغیرہ

بادہ خواری کا کیا فبر مغاں پہ جلسہ

اس بار ہم نے بڑے زور سے توڑی توبہ

حضرت علیؓ پر ناراضگی:

جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے اس کے برعکس من أغضبها فقدا غضبنی کے الفاظ تو حضرت علیؓ کے حق میں وارد ہیں، جیسا کہ خود شیعہ لٹریچر میں موجود ہیں، چنانچہ جلاء العیون اردو ص 127 و ص 62 و ص 63 ملاحظہ کریں، حضرت امام صادقؒ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا جناب فاطمہؓ ناراض ہوکر میکے چلی آئیں۔ نبی کریم ﷺ نے جناب امیر کو کہا کہ جاؤ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو بلالاؤ۔ پس جناب امیرگئے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو بلالائے جب نزدیک رسول خدا ﷺ ہوئے تب آپؐ نے فرمایا یا علیؓ تم نہیں جانتے کہ فاطمہؓ سے ہوں، جس نے اسے آزاد کردیا اس نے مجھے آزاد دیا الخ اور بالکل یہی واقعہ ہماری کتب حدیث میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ تحفۃ الاحوذی میں ہے:

عن عبداللہ بن الزبیر ان علیاً ذکر بنت ابی جہل فبلغ ذالک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما فاطمۃ بضعۃ منی یوذینی ماذاہا وَیَنْصِبُنِی مَاأَنْصَبَهَا

از حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا جب اس کی نبی ﷺ کو اطلاع پہنچی تو فرمایا کہ فاطمہؓ میرا گوشہ جگر ہے جو چیز فاطمہؓ کا تکلیف دیتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے جو چیز اس کے لیے بوجھ کا سبب ہے وہ میرے لیے بھی ہے۔ مسلم شریف ص 290 ج 2

چونکہ آپ صغریٰ کبریٰ نکالنے کے کچھ زیادہ ہی خوگر ہیں، امید ہے کہ شیعہ اصول کے مطابق آپ صغریٰ کبریٰ جوڑ کر حضرت علیؓ کے حق میں بھی وہی تیجہ اخذ فرمائیں گے جو تیجہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حق میں نکالنے کے ناکام کوشش کی ہے۔ فرمائیے۔ کیا آپ کے اصول کے مطابق حضرت علیؓ مغفور ہوں گے۔ یا للعجب

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

بات وہ کہی جو بنائے نہ بنے

بوجھ وہ سر لیا جو اٹھائے نہ اٹھے

بحمداللہ! ہمارے نزدیک حضرت علیؓ اپنے پش رؤں کی طرف جنتی ہیں، چوتھے درجے پر اور چوتھے خلیفہ برحق تھے۔

مغفور اور جنتی ہیں خلفاء ثلاثہ اور تمام صحابہ:

خلفائے ثلاثہ اور دیگر صحابہ کرام کے جنتی ہونے پر درج ذیل قرآنی آیت شاہد عدل ہے۔

الَّذين ءامَنوا وَهاجَروا وَجٰهَدوا فى سَبيلِ اللَّهِ بِأَموٰلِهِم وَأَنفُسِهِم أَعظَمُ دَرَجَةً عِندَ اللَّهِ ۚ وَأُولٰئِكَ هُمُ الفائِزونَ ٢٠ يُبَشِّرُهُم رَبُّهُم بِرَحمَةٍ مِنهُ وَرِضوٰنٍ وَجَنّٰتٍ لَهُم فيها نَعيمٌ مُقيمٌ ٢١ ... سورۃ التوبۃ

جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی، اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا وہ اللہ کے ہاں بہت بڑے مرتبہ والے ہیں، اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔ انہیں ان کا رب خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت کی اور رضامندی کی اور جنتوں کی، ان کے لئے وہاں دوامی نعمت ہے

بنا کردند خوش رسمے بخون خاک غلطیدن

خدا رحمت کند ایں عاشقاں پاک طینت را

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص212